

لے آسنرو بس تو ہی تو مالا نورمغل

Episode 54 to 55

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

<https://ezreaderschoice.com>

اسلام علیکم!

ہمارے اور گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

Page 1 of 32

Posted on: <https://ezreaderschoice.com/>
Email: readerschoicemag@gmail.com

لے آرنرو بس تو ہی تو مالا نورمغل

<https://ezreaderschoice.com> آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: <https://www.facebook.com/mubarra1>

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : **Readers Choice,**

وہ سرخی لیے نم نگاہوں کے سنگ روما کے انکشافات پر برف کے مجسمے کی مانند بے حس و حرکت بیٹھی تھی۔ تقدیر کے نزالے کھیل پر وہ آبدیدہ تھی۔ سمجھ نہیں پارہی تھی کہ تقدیر کی اس مہربانی پر خوش ہوتی یا اسکی ستم ظریفیوں کو یاد کر بارگاہِ الہی میں شکوہ کناں ہوتی۔ وہ اس لازوال خوشی کو محسوس تو کر رہی تھی

لے آسرو بس تو ہی تو مالا نور مغل

لیکن اس خوشی پر نڈھال ہونے کی سکت کھو چکی تھی اور پھر جب سب سے دل عزیز ہستی اپنی بانہوں میں دم توڑ جائے تو اتنی جلدی دل کو کیسے سکون میسر آسکتا تھا، بھلے جتنے بھی مرہم مل جائیں لیکن دل کے نہاں خانوں میں چھپا دکھ یوں آسانی سے مدھم نہیں ہو سکتا تھا اور اس وقت "ابلاج کمال" بھی اسی کیفیت کے زیر اثر تھی۔ جب روما کی آواز نے اس کی سماعت پر دستک دی۔

"فاتح چھوٹا سا تھا، فقط تین ماہ کا، جب قسمت اسے آپ سے جدا کر کے میرے پاس کھینچ لائی تھی، میرا مقصد تو صرف اسے آپ تک پہنچانا تھا لیکن شاید قسمت مجھے فاتح کی ماں بنانے پر بضد تھی"

اسکا زاویہ نگاہ محسوس کیے روما محبت پاش نگاہوں کے سنگ فاتح کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے پیار سے بولی جو ابلاج کی گود میں پر سکون نیند سوچکا تھا۔

"میں نہیں جانتی ہوں کہ زندگی نے آپ کو کن آزمائشوں سے گزارا ہے، اس سفر میں آپ نے کیا کچھ کھویا ہے لیکن میری دعا ہے کہ اللہ آپکو جلد از جلد صبر دے"

ابلاج کے درد سے کملائے چہرے کو دیکھ روما کو تکلیف ہونے لگی۔ اسکے خاموش لبوں کو اس نے حسرت سے دیکھا جن پر ناجانے وہ کیوں قفل لگا بیٹھی تھی۔ سب کچھ جاننے کے بعد ایک لفظ بھی اسکی زبان سے ادا

لے آسرو بس تو ہی تو مالا نورمغل

نہیں ہوا تھا۔ اسکی مسلسل خاموشی سے عاجز آتے روم اپنی جگہ سے اٹھتی اس سے پہلے ابلا ج کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔

"میں تنہائی چاہتی ہوں۔"

وہ سپاٹ چہرے کے سنگ سادگی سے بولی تو رومانے فقط سر کو ہلانے میں اکتفا کیا اور اپنی جگہ سے اٹھتی ابلا ج کی گود میں سوئے فاتح کی جانب ہاتھ بڑھایا تب "ابلا ج" کے وجود میں ہوتی بے چینی کا رومانے بغور جائزہ کیا اور ایک گہری نگاہ ابلا ج پر ڈالے فاتح کو ٹھیک سے اسکے پہلو میں لٹایا جس پر ابلا ج کے وجود میں پھیلی بے چینی کو زائل ہوتا دیکھ اسکے لبوں پر تبسم ابھر کا معدوم ہوا اور وہ ہموار قدم اٹھاتی کمرے سے باہر نکل گئی۔

"روما آپ نے فاتح کے متعلق ابلا ج کو بتایا، کیا کہا انہوں نے۔۔؟ ری ایکشن کیسا دیا انہوں نے۔۔۔؟ بہت روئی ہوں گی ناں وہ"

اسکو کمرے سے باہر آتا دیکھ حیدر سرعت سے اس کی جانب لپکا اور سوالوں کی بوچھاڑ کرتے اسے خود کی جانب دیکھنے پر مجبور کیا۔

READERS CHOICE

"کچھ نہیں کہا انہوں نے، ایک لفظ بھی ان کی زبان سے نہیں نکلا"

لے آسرو بس تو ہی تو مالا نور مغل

وہ نفی میں سر ہلاتے دھیمے سے بولی۔ حیدر نے بے بسی سے اپنے بال مٹھیوں میں دبوچے۔ تکلیف میں مزید اضافہ ہوا۔

"بھائی، ان کے ساتھ جو ہوا ہے اس نے ان کی ذہنی صحت کو بہت متاثر کیا ہے، وہ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو چکی ہیں۔ مجھے لگتا ہے ان کو کچھ دیر کے لیے تنہا رہنا چاہئے، اس سے ان کا دماغ پرسکون ہوگا اور وہ کچھ بہتر سوچ سکیں گی اور دوسرا فاتح کو میں ان کے پاس سلا آئی ہو، فاتح کی موجودگی ان کے لیے مرہم کا کام کرے گی"

وہ کچھ سوچتے اپنے مخصوص نرم لہجے میں کہتے ہوئے حیدر کے اضطراب میں کمی لے آئی۔ حیدر نے شفقت سے اس کی جانب دیکھا۔

"بہت شکریہ! اتنی پیاری تسلی دینے کے لیے رحم دل لڑکی! دل سے دعا نکلتی ہے آپ کے لیے کہ ہمیشہ عزتیں آپ کا مقدر بنیں"

ہو نٹوں پر خالص برادرانہ مسکان بکھیرے اس قدر پیاری دعا دے بیٹھا کہ کئی تانے رومانی جگہ سے ہل نہ سکی پھر ڈبڈباتی نگاہوں کے سنگ مسکرا اٹھی۔

لے آئے ہو بس تو ہی تو

LRI ☆ PDI ☆ PDI ☆ PDI ☆ PDI ☆ PDI ☆ PDI ☆ PDI ☆ PDI ☆ PDI ☆ PDI ☆ PDI ☆ PDI ☆ PDI ☆ PDI

☆ PDI ☆ PDI ☆ PDI ☆ PDI ☆ PDI ☆ PDI ☆ PDI ☆ PDI

جس وقت وہ کمرے میں داخل ہوئی اس کے لبوں پر پیاری سی مسکان تھی۔ خوشی و جوش کے ملے جلے رنگوں نے اسکے گالوں پر گلال بکھیر دیا تھا۔ ہادی کی تلاش میں نظریں گھمائیں لیکن اسکو وہاں موجود نہ پا کر اس کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑا۔ وہ کمرے سے باہر جاتی عین اسی وقت واش روم کا دروازہ کھلا جس پر ماحول میں برپا ہوتے ار تعاش پر روما کے قدم تھمے اور واش روم کی سمت نظریں اٹھائیں جہاں وہ شاور لیے نیوی بلیو پینٹ کے ساتھ بلیک ویسٹ پہنے بالوں میں ٹاول رگڑتا کمرے میں داخل ہوا۔

وہ تیزی سے اس کی جانب بڑھی۔

"آپ کو پتہ ہے کہ آج حیدر بھائی نے مجھے کیا دعا دی۔۔؟"

وہ جو شیلے لہجے میں پوچھنے لگی تو اس نے اس کے مسکراتے سرخ و سپید چہرے کو دیکھتے سر کو نفی میں جنبش دیتے مزید بولنے کا اشارہ دیا۔

READERS CHOICE

لے آسرو بس تو ہی تو مالا نور مغل

"انہوں نے کہا کہ "میں ہمیشہ عزتیں سمیٹو" یہ دعا محض چار لفظوں پر مشتمل ہے لیکن میری نظر میں ایک عورت کو دینے کے لیے اس سے خوبصورت دعا کوئی ہو ہی نہیں سکتی۔ مجھے بہت خوشی ہوئی کیونکہ دنیا کی حسین ترین دعاؤں میں سے ایک دعا سے آج مجھے بھی نوازا گیا ہے"

خوشی سے چہکتے لہجے میں چہرے پر دنیا جہاں کی معصومیت سجائے، سیاہ مقناطیسی آنکھوں میں ڈھیر سی چمک لیے وہ اس پیارے لہجے میں اسے اپنی کیفیت بتا رہی کہ وہ اسکے چہرے پر سے نظریں ہٹانے پر انکاری ہوا، اسکے لبوں پر کھلتی مسکان کو ایک نظر دیکھتا وہ دل کی پکار پر لبیک کہتا جھکا اور ان سیاہ نینوں کو چومتے جب اس کے ہونٹوں کے قریب دلفریب جسارت کی تو وہ ہونٹوں پر ہوتی اس کی مونچھوں کی چھبھن پر خود میں سمٹ کر رہ گئی۔

"آپ یہ ڈیزر کرتی ہیں سویٹ ہارٹ، اگر وہ آپ کو اتنی پیاری دعا نہ دیتے تو گنہگار نہ ہو جاتے،" ہولے سے اس کے بال کان کے پیچھے اڑتے وہ اسکے تمام نقوش کو آنکھوں سے چھونے لگا کہ اس کی نظروں کی حدت پر مقابل لڑکی کے چہرے پر قوس و قزح کے ساتھ رنگ جلوہ بکھیرنے لگے۔ روم کی آنکھیں مسکرائیں اور گھنیری پلکیں گالوں پر سایہ فگن ہوتی لبوں پر حیارنگ مسکان بکھیر گئیں۔

"اچھا بتائیں،، ابلا ج بھابھی سے بات ہوئی آپ کی"

لے آسرو بس تو ہی تو مالا نور مغل

اس متعلق یاد آتے ہی وہ سنجیدہ ہوا۔

"جی میں نے انہیں فاتح کے متعلق سب بتا دیا لیکن انہوں نے اس متعلق کوئی ری ایکشن نہیں دیا، مجھے کہا میں ان کو اکیلا چھوڑ دوں"

وہ اداسی سے پلکیں جھکائے گویا ہوئی۔

"حالات بہتر ہونے میں تھوڑا سا وقت درکار ہوگا، آپ یوں اداس نہ ہوں، سب ٹھیک ہو جائے گا"

وہ اسکا ہاتھ تھامتے پر اعتماد لہجے میں اسے یقین دلانے لگا تو وہ دھیماسا مسکراتی پھر سے سر جھکا گئی جس پر اس نے گہرا سانس بھرا۔ اور اسکو لیے بیڈ کی جانب بڑھا۔

"اگر کے معاملات میں الجھ کر آپ نے خود کو سٹریس نہیں دینا۔ میرے بے بی اور اسکی ماما کی صحت پر کوئی کپور و ماہر نہیں کروں گا میں، سمجھ رہی ہیں ناں آپ"

لہجے میں حقیقت سی سختی لیے وہ اسکو وارن کر رہا تھا، خود کے معاملے میں اسکی لاپرواہیوں سے وہ خوف واقف تھا، تبھی وقتاً فوقتاً اسے یاد دلاتا رہتا تھا

"میں ڈاکٹر ہوں اور مجھے سب پتہ ہے۔ میں خود کا بہت اچھا دھیان رکھوں گی"

ماہ نور مغل

لے آئیں تو ہی تو

وہ جتاتے لہجے میں بولی تو اسکی بات پر وہ متبسم ہوا اور سر کو نفی میں جنبش دیتے اسکی پیشانی چوم بیٹھا۔

[illegible]

وہ افیت سے دوچار سراپا خزن بنے اپنے باپ کی سنگدلی پر تڑپ رہی تھی۔ سرخیاں گھلی ہوئی نگاہوں میں دھندلا پن تھا۔ وہ پتھر بنی اس ظالم شخص کا ہر ظلم خاموشی سے سہہ رہی تھی لیکن مرتی ماں کی آنکھوں کی حسرت یاد کر زبان سے قفل کو ہٹانے کی کوشش نہ کی تھی۔

"میں آخری بار پوچھ رہا ہوں بتا، کونسے ثبوت کی بات کر رہی تھی تیری کم نسل ماں، بتا ورنہ تیری ایسی حالت کروں گا کہ نہ ہی ٹھیک سے جی سکے گی اور نہ مر سکے گی،، بتا دے مجھے کمبخت لڑکی"

وہ نفرت چھلکاتے لہجے میں اسکے بالوں کو مٹھی میں جکڑتا ہوا۔ وہ تڑپی، سسکی اور خود کو مقابل کے شکنجے سے چھڑوانے کے لیے جدوجہد کرنے لگی لیکن مقابل ظلم و سفاکیت کی زندہ مثال بنا وہ شخص اپنی گرفت اسکے بالوں میں مضبوط کرتا اسکی کمزوری کو ششوں کو ناکام بناتے استہزائیہ قہقہے لگانے لگا۔

"کیا ہوا میری گڑیا کو درد ہو رہا ہے۔۔؟ دیکھ میری لاڈو! مجھے بالکل اچھا نہیں لگ رہا تجھے ایسے تکلیف دے کر لیکن تو خود بھی تو دیکھ سارا قصور ہی تیرا ہے، بتا کیوں نہیں دیتی مجھے کہ تیری ماں میری ناک کے نیچے کیا

لے آسرو بس تو ہی تو مالا نورمغل

کیا میرے خلاف کرتی رہی ہے،، وہ تو تجھے سب بتاتی ہوگی ناں،، چل تو سارا راز میرے سامنے اگل دے
میں تجھے تکلیف دینا چھوڑ دوں گا، تو تو میری پیاری گڑیا ہے ناں۔۔۔"

اپنی سفاکیت پر نرمی کا لبادہ اوڑھے بہلاتے لہجے میں وہ اسے شیشے میں اتارنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ
بھول چکا تھا کہ مقابل لڑکی بھلے ہی کچی عمر کی تھی لیکن وقت نے اس کو اپنی عمر سے بڑا بنا دیا تھا۔ وہ حقیقتوں
پر یقین رکھنے والی حقیقت پسند لڑکی تھی جس کو بہلانا آسان ہر گز نہ تھا۔

"نہیں بتاؤں گی،، کچھ نہیں بتاؤں گی،، جان لے لیں لیکن اپنی ماں کی قربانی کو یوں رائیگاں نہیں جانے
دوں گی،، اپنے ہر کیے کا حساب آپ کو دینا ہوگا،، آپ کو اپنے گناہوں کی سزا ضرور ملی گی"

مر تو وہ اپنی ماں کے ساتھ ہی گئی تھی، دل سے ہر خوف ختم ہو چکا تھا تبھی بنا ڈرے وہ سرعام بغاوت پر اتر
چکی تھی۔ اپنی ضد پر پہاڑ کی مانند ڈٹ چکی تھی۔

اس کی بات پر اس شخص کی آنکھیں لہوا گلنے لگیں، کھر درے چہرے کے نقوش، بھینچے جبروں کے سنگ
تک اٹھے اور وہ اسکے نزدیک دوڑا نو بیٹھا۔

"مطلب تو اپنی زبان نہیں کھولے گی، کچھ نہیں بتائے گی مجھے"

لے آسرو بس تو ہی تو مالا نورمغل

وہ اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے نرم لہجے میں بول رہا تھا۔ اس کے لہجے کی نرمی، اسکے ہاتھوں کی سختی کے برعکس تھی۔

"نہ،، نہیں بتاؤں گی"

وہ کدورت بھری نگاہوں کے سنگ چٹچ کر بولی جس پر مقابل نے اسے ایسی نگاہوں سے دیکھا کہ اس کے دل میں شدید خوف ابھرا اور وہ خوف سے پیچھے کھسکنے لگی تھی۔

"مجھے سمجھ جانا چاہیے تھا کہ تو ڈھیٹ ہڈی ہے،، تجھے پیار و یار کی زبان سمجھ نہیں آتی،، بالکل اپنی ماں پر گئی ہے، ایک دم اڑیل گھوڑی اور تجھے تو پتہ ہے ناں کہ مجھے اڑیل گھوڑیوں کو لگام ڈالنا اچھے سے آتا ہے، تیرے سامنے ہی تو تیری ماں کو میں لگام ڈالتا تھا،، یاد ہے ناں کتنا روتی تھی وہ،، پیر بھی پکڑتی تھی میرے۔۔ تیرے ساتھ بھی یہی معاملہ کرنا ہوگا کیونکہ تو تو اپنی اس ماں سے بھی ضدی ہے، سولہ سال کی ہے لیکن تیرے میں جو اکڑ اور غرور کوٹ کوٹ کر بھرا ہے ناں،، اس سے مجھے نفرت ہے،، اب دیکھ کیا کرتا ہوں میں تیرے ساتھ"

READERS CHOICE

لے آئیں تو ہی تو مالا نور مغل

غصے سے اپنا آپا کھوتے سامنے کھڑے شخص نے اسکا بازو پکڑا اور اسے گھسیٹتے ہوئے صدر دروازے سے باہر لے کر جانے لگا۔ جس پر وہ جو اپنی ماں کے بارے میں نفرت بھرے الفاظ پر ساکت ہو چکی تھی، یکدم ہوش میں آئی اور اپنا بازو اسکی گرفت سے چھڑوانے لگی۔

"چھ،، چھوڑ مجھے،، چھوڑو"

کھردرے فرش پر گھسیٹنے کے باعث بہت سی جگہوں سے اس کے کپڑے پھٹنے لگا، جسم پر خراشیں پڑ گئیں، گٹھنے چھل سے گئے لیکن مقابل شخص کو رخم نہ آیا بلکہ مسلسل اس کی دلخراش پکاروں کو سنتے ناگواری سے اسکی جانب دیکھا اور اسکے گلے سے ڈوپٹے نکالے اسکے منہ میں ٹھوسا، جس پر وہ اسے رحم طلب نگاہوں کے سنگ دیکھتی محض پھڑپھڑا کر رہ گئی کیونکہ اسکے دونوں ہاتھ اس وقت مقابل کی وحشت ناک گرفت میں مقید تھے۔

ان کا گھر کافی دیر ان جگہ پر تھا تبھی وہ شخص یوں دیدہ دلیری سے بغیر کسی خوف کے یہ سب کچھ کر رہا تھا۔ کچھ ہی دیر بعد وہ اسے گھسیٹتا ہوا گھر کے پیچھے سنسان گوشے میں لایا جہاں ایک بوسیدہ سادہ دروازہ تھا جس کو کھول کر وہ اندر داخل ہوا تو وہاں چھوٹا سا قبرستان آباد تھا۔

"کیا اس کا باپ اسے زندہ قبر میں اتارنے لگا تھا"

لے آسرو بس تو ہی تو مالا نور مغل

یہ سوچ اس کا دل چیرگی اور روح کانپ اٹھی تھی لیکن پھر یکدم اس شخص نے اسے ایک قبر کے سامنے پھینکا اور اسکے کان میں غرایا۔

"آج کی رات یہاں قبرستان میں اپنی ماں کے پاس گزار کر دیکھ،، جب عقل ٹھکانے آگئی اور میرے سارے سوالوں کے جواب دینے کا ارادہ ہوا تو آجانا واپس، میں بھی تو دیکھوں کہ کتنی بہادر ہے میری لاڈو" وہ شخص نفرت چھلکاتے لہجے میں کہتے تفاعل سے گردن اکڑائے قبرستان کی حدود سے باہر نکل گیا جبکہ وہ بنا اس کی دلخراش باتوں کو سننے ڈبڈباتی نگاہوں کے سنگ اس قبر کو دیکھنے لگے۔ سنہری آنکھیں سے آنسو گالوں پر بہنے لگے۔ اسے اپنا سانس سینے میں اٹکتا محسوس ہوا۔ سامنے موجود قبر میں اسکی ماں دفن تھی لیکن اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس قبر میں وہ زندہ درگور کر دی گئی ہو۔

جو مری تھی وہ صرف اس کی ماں نہیں تھی وہ اس کی اکلوتی سہیلی تھی جس کے ناراض ہونے پر اسے منانا نہیں پڑتا تھا بلکہ وہ خود مان جایا کرتی تھیں۔ جو اسے ظالم وقت کے تھیڑوں سے بچا کر اپنی ممتا کے پروں میں چھپا کر رکھتی تھیں۔ وہ اسکا اکلوتا سہارا تھیں جن کے جاتے ہی وہ بے سہارہ ہو چکی تھی۔ یہاں ہر سو اس کی ماں، اسکی جنت کی خوشبو پھیلی تھی۔ وہ موم بن کر پگھلنے لگی۔ سسک سسک کر رونے لگی۔ اس کی ہر ایک سسکی میں اتنی تڑپ تھی کہ سننے والے کا سینہ شق ہو سکتا تھا۔

لے آسرو بس تو ہی تو مالا نور مغل

"ماں! جھوٹ بولتی تھیں آپ، کہتی تھیں ہمیشہ ساتھ رہیں گے،، چھوڑ گئی آپ اپنی پاکیزہ کو،، دیکھیں جنت آپ کے بغیر آپ کی پاکیزہ کا کیا حال کر دیا ایک ہی دن میں،، کیسے رہوں گی میں آپ کے بغیر،، مجھے ساتھ کیوں نہیں لے کر گئیں۔۔؟"

اپنی ہتھیلی سے قبر کی مٹھی کو سہلاتے وہ اونچا اونچا روتے ہوئے کہہ رہی تھی، لڑ رہی تھی جیسے وہ ابھی اٹھ جائیں گی اور ہمیشہ کی طرح صلح جوئی سے کام لیتے اسے اپنے سینے سے لگائیں گی، اس کے چہرے کو چومتے، اسکو گدا گداتے اس پر اپنی ممتا نچھاور کریں گی لیکن حقیقت اس کے برعکس تھی اور وہ یہ حقیقت تسلیم کر چکی تھی تبھی تو یہ دکھ قہر کی مانند لمحہ بہ لمحہ شدت سے اس کے دل پر اپنی چھاپ گہری کرتا جا رہا تھا۔

وہ دیوانہ وار اس قبر کو اپنی ہتھیلی سے سہلاتی تو کبھی اس قبر کی مٹی کو مٹھی میں جکڑتی احتراماً چومتی سسکنے لگی پھر اسکے اعصاب جواب دینے لگے اور وہ اجڑے دل والی اپنی ماں کی لختِ جگر اپنی ماں کی خوشبو کو سانسوں میں اتارتے ہوئے اسکی موجودگی کو اپنے ارد گرد محسوس کیے نیند کی آغوش میں اتر گئی۔ اس کے چہرے پر ایک سکون سار قص کرنے لگا۔

اسکو دیکھ اوپر قسمت دلخراش ہوئی اور سوچنے پر مجبور ہوئی تھی کہ۔۔۔۔

لے آئے ہو بس تو ہی تو

"ماں کی شفقت و محبت کے سائے میں پروان چڑھتی" پاکیزہ جنت "کیا اس ظلم کی حقدار تھی۔۔؟ کیا یہی اس کا نصیب تھا۔۔؟"

لیکن پھر اگلی سوچ قسمت کے چہرے پر مسکان بکھیر گئی اور اس لڑکی کے بدلتے مستقبل کو آنکھوں کے درپچوں سے دیکھا۔

"پاکیزہ جنت" کے سنگ اپنی ماں کی دعائیں تھی اور یہی دعائیں اتنا گہرا اثر رکھتی تھیں کہ اس کے نصیب کو چار چاند لگانے والی تھیں تبھی تو قسمت کو ابھی سے اس سے رشک محسوس ہوا تھا۔



کیا کوئی کسی کو یوں دیکھ سکتا ہے جیسے وہ کوئی معجزہ ہو۔۔؟"

اس نے اپنے دل سے سوال کیا۔

"ہاں ابلج کمال" فاتح حیدر "کو یونہی دیکھ سکتی ہے کیونکہ اسکی موجودگی ابلج کی زندگی میں ایک معجزے سی ہے"

لے آسرو بس تو ہی تو مالا نورمغل

اس کے دل نے پُر لطف سی سرگوشی کی جس کے جواب میں وہ پیارا سا مسکرائی، وہ لاعلم تھی کہ اس کے لبوں پر کھلتی وہ مسکراہٹ خزن اور اداسی سے پاک تھی۔

"میرے وجود کا قیمتی حصہ، میرا بیٹا کتنا خوش قسمت ہے جسے اللہ نے اپنی امان میں رکھا۔ اگر مجھے آپ نہ ملتے، تو آپ کی ماما زندگی سے ناراض ہو جاتی اور آپ کے بابا کو کبھی معافی نہ ملتی"

وہ ہولے سے جھکی اور اس نے کپکپاتے ہاتھوں کے سنگ فاتح کو اپنے سینے سے لگاتے اس کے چہرے کا ایک ایک نقش نرمی سے چومنے لگی یوں جیسے اس کی ذرا سی سختی اس ننھی جان کو نیند سے بیدار نہ کر دے۔ وہ اب اسے خود سے دور نہیں کرنا چاہتی تھی۔ بس نہ چل رہا تھا فاتح کو خود میں اس شدت سے سمو لے کہ ہوا بھی اس کے بیٹے کو چھو نہ سکے۔

فاتح کے بالوں کو پیار سے انگلیوں کی پوروں سے سہلاتے وہ مبہوت ہو کر محبت پاش نگاہوں کے سنگ اسے دیکھنے لگی پھر اپنے ہونٹوں کو اس کے بالوں سے ڈھکے سر پر ٹکائے آنکھیں موند گئیں۔

ذہن میں ماضی کا ایک ایک لمحہ فلم کی مانند ابھرنے لگا جس کے ساتھ ہی اسکی آنکھیں سرخی پکڑنے لگیں اور فاتح کے وجود پر اس کی گرفت مضبوط ہوتی چلی گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حیدر کے دبئی روانہ ہونے کے کچھ ہی گھنٹوں بعد اس کو تنہائی کاٹنے لگی تھی۔ کل کی بجائے ابلا ج نے آج ہی ماما کے پاس جانے کا فیصلہ کیا۔ ایک تو وہ ان سے بہت اداس ہو چکی تھی۔ دوسرا بہت سے سوالات تھے جن کے جواب جاننے کے لیے وہ بے قرار تھی۔ وہ جاننا چاہتی تھی کہ انہوں نے حیدر کو اس سے نکاح کے لیے بلیک میل کیوں کیا تھا۔؟ ایسی کونسی مجبوری تھی جس نے ان کو ایسا قدم اٹھانے پر مجبور کر دیا۔؟

وہ جو اس کو دیکھے بنا رہ نہیں پاتی تھیں، وہ جو اس کی ایک منٹ کی غیر موجودگی پر اسے ہزاروں کالز کرتی تھیں اب اس سے مسلسل گریز برت رہی تھیں اور پھر ناجانے کیوں اس کے دل کو دھڑکا سا لگا ہوا تھا۔ اسی طرح کے بہت سے سوال تھے جو مسلسل اسکے ذہن میں گردش کر رہے تھے جن کے جواب جاننا ضروری تھا۔

وہ گھڑی پر نظر دوڑاتے بیڈ سے اٹھی۔ شاید وہ پہلے ہی لے چکی تھی تبھی چینج کرنے کے ارادے سے ڈریسنگ میں جا گھسی۔

READERS CHOICE

لے آسرو بس تو ہی تو مالا نور مغل

پانچ منٹ بعد جب وہ باہر نکلی تو بلیک شارٹ کرتی کے نیچے بلیو جینز میں ملبوس تھی۔ ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ہوتے بالوں کو کیچر میں جکڑا اور بلیک سکاف کو گلے میں ڈالے، غزالی آنکھوں پر سن گلاسز لگائے وہ جب اپارٹمنٹ کو لاک کیے بلڈنگ سے باہر نکلی تو اس کی بک کروائی ہوئی کیپ اس کی منتظر تھی۔

کیپ میں بیٹھتے ہی اس نے حیدر کے لیے میسج چھوڑا پھر گیلری کھولتے گزشتہ دنوں کی اپنی اور حیدر کی تصویروں دیکھنے لگی۔

"افف! حیدر دل لے لیا آپ نے میرا۔ اس قدر شدت سے مجھ میں بس گئے ہیں آپ کہ ابھی سے آپ کی غیر موجودگی دل کو تڑپانے لگی ہے۔ اتنی جلدی کوئی اتنے پیارا کیسے لگ سکتا ہے جتنی جلدی یہ دل آپ پر فدا ہوا ہے۔ زیادتی کر دی آپ نے میرے نازک دل کے ساتھ، نا جانے کون سا سحر پھونکا اس دل پر کہ یہ ابھی سے آپ کو یاد کرنے لگ گیا ہے، اب بس دعا ہے اللہ آپکی مشکلات دور کرے اور فٹافٹ آپ اپنی لیڈی کے پاس آجائیں،، قسم سے ابھی سے مس یو سوچ"

حیدر کی تصویر پر شدت سے لب رکھتے وہ محبت بھری نگاہوں کے سنگ اسکے نقوش کو تکتے شرمیلیں لہجے میں بول رہی تھی۔

جب یکدم کیپ رکی تو وہ چونکی اور اپنا فون پرس میں اڑتے وہ کیپ سے باہر نکلی۔

لے آسرو بس تو ہی تو مالا نورمغل

ایک سنجیدہ نگاہ وائٹ پیلس پر ڈالتے اس نے قدم اندر کی جانب بڑھائے۔ اس دوران اس کے چہرے کے تاثرات سپاٹ ہو چکے تھے۔

صدر دروازے سے اندر داخل ہوتے ہی ماحول میں عجیب سی سوگواری تھی جسے محسوس کر اس کے چہرے کے تاثرات ڈھیلے پڑے۔ دل اچانک سے گھبرایا۔

"ابلانج بٹیا"

عقب سے ابھرتی آواز پر وہ پلٹی تو فرخ خاتون (جو کہ تمام ملازمین کی ہیڈ تھیں اور ابلانج کی کئیر ٹیکر بھی رہ چکی تھیں) اس کو نرم دیدہ نگاہوں سے دیکھ رہی تھیں۔

"کیا ہوا آپ کو فرخ۔۔؟ اور ماما کہاں ہیں نظر نہیں آرہی ہیں۔۔؟"

انکویوں نم نگاہوں کے سنگ اپنے سامنے ایستادہ دیکھ عجیب سے وسوسوں نے اس کے ذہن میں ڈیرہ جمایا تبھی وہ بے قرار ہوتی ماما کے متعلق پوچھنے لگی۔

"وہ اپنے کمرے میں ہیں،، بہت خراب حالت ہے ان کی،، کافی دنوں سے بیمار ہیں، اچھا ہوا آپ آگئی ہیں"

لے آسرو بس تو ہی تو مالا نور مغل

ان کی بات پر ابلا ج کادل تیزی سے دھڑکا اور بنا کچھ کہے ایک غصیلی نظر ان پر ڈالے وہ بتول کے کمرے کی جانب بڑھی۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کی نظریں پر پڑی تو دل اچھل کر حلق میں آیا۔ وہ بیڈ سے نیچے جھکی مسلسل کھانس رہی تھیں۔ ان کے چہرے کا رنگ نچڑ کر رہ گیا تھا یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جسم میں خون کا قطرہ بھی باقی نہ رہا ہو۔

ان کی ایسی حالت دیکھ اس کے قدم اپنی جگہ پر ڈگمگائے اور آنکھیں بھیگ گئیں۔ پھر وہ تیزی سے ان کی جانب بڑھی اور انہیں سیدھا کرتے اپنے سینے میں بھینچا۔ وہ بھول چکی تھی کہ وہ ان سے ناراض ہے۔ یاد تھا تو فقط اتنا کہ سامنے ماں تھی اور بیمار تھی۔

"کیا حالت بنالی آپ نے ماما۔؟ مجھ پر ذرا ترس نہیں آیا آپکو، اتنی بری کنڈیشن ہے آپ کی اور مجھے بتانا بھی گوارا نہیں کیا، اسی لیے دور بھیجا تھا مجھے، تاکہ آپ اپنی من مانیاں کرتی پھریں"

ان کے ماتھے کو چومتے وہ شکوہ کناں ہوئی تو بتول اتنے دنوں بعد اسکو اپنے سامنے پا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دیں۔

لے آسرو بس تو ہی تو مالا نورمغل

وہ اسکے چہرے کا ایک ایک نقش چومنے لگیں یوں جیسے آج کے بعد وہ اس سب سے محروم ہو جائیں گیں۔ ان کا دل نا جانے کیوں انہیں کوئی اشارہ دے رہا تھا۔

"مم، میری بچی، میں ٹھیک ہوں، تم کیوں آگئی، سب ٹھیک تو ہے"

وہ گہرائے لہجے میں اٹکتے ہوئے بول رہی تھیں۔ ابلا ج نے پریشانی سے ان کی تشویش ناک حالت دیکھی جن کا سانس مسلسل اکھڑ رہا تھا۔ آنکھوں سے آنسو مسلسل گالوں پر بہہ رہے تھے۔

"ماما، میری پیاری ماما، روئیں مت، سب ٹھیک ہے، میں آگئی ہوں ناں، اب آپ فٹ ٹھیک ہو جائیں گی، میرے ہوتے ہوئے ایسی کی تیسری کسی بیماری کی جو آپ کو چمٹے، کیونکہ آپ تو صرف اپنی بالائی ہیں اور آپ سے صرف آپ کی گڑیا ہی چمٹ سکتی ہے، اب ریسٹ کریں، میں آپ کے پاس ہی ہوں"

انکی نیم بیہوشی کو محسوس کیے ان کی جبین کو چومتے، ان کے ہاتھ کو اپنی گرفت میں مقید کیے ان کے ساتھ ہی بیڈ پر نیم دراز ہوئی اور اپنا سر ان کے کندھے پر رکھ گئی۔ پھر بہت سے راحت بھرے لمحے ماں کے پہلو میں گزارنے کے بعد ان کی بھاری سانسیں محسوس کیے ان کے ماتھے کو پیار سے چومتے آنکھوں میں ڈھیروں پریشانی لیے ان کی جانب دیکھنے لگی۔

لے آسرو بس تو ہی تو مالا نوسر مغل

اسکا دل ایک لمحے کے لیے بھی ماں کو تنہا چھوڑنے پر آمادہ نہ تھا لیکن بہت سے معاملات تھے جن کو سلجھانا ضروری تھا تبھی وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور دھیرے سے کمرے سے باہر نکل گئی۔ چہرے کی تاثرات برف کی مانند سرد پڑ چکے تھے اور پھر اگلے چند ہی لمحوں میں وہ ہال میں موجود تھی اور تمام ملازمین ایک قطار میں ہاتھ باندھے کھڑے تھے۔ ایک جانب کھڑی فرح کا سر بھی شرمندگی و ندامت سے جھکا ہوا تھا۔

"اب آپ سب کیوں اپنی زبان پر قفل باندھے کھڑے ہیں۔؟ کیا پوچھ رہی ہوں میں۔۔؟ ماما کی بیماری کی خبر مجھ تک کیوں نہیں پہنچی۔؟ میں اسی دنیا میں تھی ناں،، مر تو نہیں گئی تھی جو مجھے اس بابت بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا"

تمام ضبط کو بالائے طاق رکھتے وہ شدید غصے کے عالم میں چیخی۔ اسکے ماتھے کی رگیں اُبھری ہوئی تھیں۔ چہرے پر غیض و غضب سمیت تکلیف کے آثار بھی نمایاں تھے۔

"میم،، ہم سمجھے کہ آپ کو اس بارے میں فرح میم بتا چکی ہوں گی،، ہمیں معاف کر دیں"

اس کے غصے کو دیکھ وہاں موجود ہر فرد کی جان لبوں پر آئی تھی۔ نوکری جانے کا خدشہ محسوس ہوا تو وہاں موجود ایک سرونٹ منمنایا جس پر وہ ایک تند و تیز نظر اس پر ڈالے فرح کی جانب پلٹی جبکہ اسکو اپنی جانب

لے آسرو بس تو ہی تو مالا نورمغل

سرخ لہو نگاہوں سے تکتے پا کر فرخ کا سر مزید جھکا اور سب کو وہاں سے جانے کا اشارہ کیے خود ابلا ج کا ہاتھ تھاما۔

"بغیر کسی جھوٹ کی ملاوٹ کیے مجھے سچ بتائیں فرح کہ میرے پیچھے ایسا کیا ہوا۔؟ ماما کی اتنی بری کنڈیشن کیوں ہے اور نظر انکل کہاں ہیں۔۔؟ کیا ان کے درمیان جھگڑا ہوا ہے۔۔؟ آپکو جو کچھ بھی معلوم ہے مجھے بتائیں فرح ورنہ میرے دماغ کی شریانیں پھٹ جائیں گی اپنی ماں کو یوں تکلیف میں دیکھ کر"

اپنی پیشانی کو مسلتے وہ دلخراش ہوتی چیخ پڑی۔ دل مسلسل گہری کھائی میں ڈوبتا محسوس ہو رہا تھا۔

"میں زیادہ کچھ نہیں جانتی ہوں ابلا ج لیکن جس دن سے آپ گئی ہیں اس دن سے میم بے چین تھیں، جیسے اندر ہی اندر کوئی تکلیف انہیں کھوکھلا کر رہی ہو،، میں نے بار بار ان سے پوچھنے کی کوشش کی لیکن وہ ہمیشہ مسکرا کر میری بات کو ٹال دیتی تھیں۔ دو ہفتے پہلے ان کی طبیعت بگڑنی شروع ہوئی لیکن انہوں نے ہمیشہ کی طرح خود کو نظر انداز کیا اور آفس جاتی رہیں،، لیکن کچھ دن پہلے وہ اچانک ہی بے ہوش ہو گئیں تب میں نے آپکو بتانے کو کال کرنی چاہی لیکن انہوں نے مجھے منع کر دیا اور آپ کی شادی کا بتایا جس وجہ سے میں خاموش ہو گئی،، اور ساتھ مجھے سختی سے وارننگ بھی دی کہ میں آپکی شادی کا ذکر کسی سے نہ کروں"

لے آسرو بس تو ہی تو مالا نوسر مغل

گلو کیر لہجے میں بولتیں وہ شرمندگی کے باعث اپنا سر نہیں اٹھا پار ہی تھیں انہیں اب محسوس ہو رہا تھا کہ ابلا ج سے اس متعلق چھپا کر انہوں نے کتنی بڑی غلطی کی ہے۔ خدا نخواستہ اگر کوئی اونچ نیچ ہو جاتی تو اس کی زمرہ دار بھی وہ ٹھہرائی جاتیں۔ جبکہ اس کی تمام باتیں سنتی ابلا ج ان کی آخری بات پر چونکی۔

"کیا مطلب ماما نے آپکو منع کیا تھا میرے نکاح کے متعلق کسی کو بتانے سے"

وہ بے یقینی سے بولی جس پر فرح نے اثبات میں سر کو جنبش دی۔

اس نے فرح کو جانے کا اشارہ کیا اور بے دردی سے اپنی کپٹی کی رگیں دباتے اپنا سر ہاتھوں میں گرا گئی لیکن قدموں کی آہٹ پر اپنا چہرہ جو نہی اٹھایا تو اپنے سامنے "نظر کرمانی" کو پا کر چہرے پر اس قدر سرد اور پتھر یلے تاثرات چھائے کہ "نظر کرمانی" کے قدم بھی لختے بھر کے لیے ڈگمگائے۔

وہیں دوسری جانب ابلا ج کی غیر متوقع موجودگی نے "نظر کرمانی" کو بیک وقت حیران و پریشان کیا۔

"کہاں تھے آپ انکل؟ آپ کی بیوی بیمار بستر پر پڑی ہے اور آپکو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیا۔؟"

وہ اپنی جگہ سے اٹھتی ان کے مقابل آئی اور دونوں ہاتھوں کو سینے پر باندھے گویا ہوئی، لہجے میں ناگواری و تضحیک کا عنصر کوٹ کوٹ کر بھرا تھا جس کو محسوس کیے مقابل جبرے بھیج گیا۔

لے آسرو بس تو ہی تو مالا نور مغل

"اپنے لہجے پر غور کروا بلاج،، بھولومت کس سے مخاطب ہو، اور مجھے میری ذمہ داریاں یاد دلانا چھوڑ دو۔ اچھے سے اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ ہوں۔ تبھی بتول کی بیماری میں تمام بزنس کو سنبھال رہا ہوں۔ اس دوران ایک دو دن گھر نہیں آ پایا اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں ہے کہ مجھے میری بیوی کی پرواہ نہیں ہے۔" پھر کر تننتا لہجے میں وضاحت دیتے اس نے ابلاج کے چہرے کی جانب دیکھا جس کو تو جیسے اس کی بات سے ذرا برابر بھی فرق نہ پڑا ہو۔ یہ بات اس کے انداز میں لا پرواہی دیکھ کر بتائی جاسکتی تھی۔

"مجھے نہیں آپ کو میرے لہجے پر غور کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ میں اس وقت آپکو آپ کی ذمہ داریاں نہیں یاد دلارہی ہوں بلکہ یہ بتا رہی ہوں کہ میری ماں کی معاملے میں جس طرح کی لا پرواہیوں کا مظاہرہ آپ کرتے رہے ہیں اور اب بھی کر رہے ہیں یہ مستقبل قریب میں آپ کے لیے نقصان دہ ثابت ہوں گی، یہ بالکل مت سمجھئیے گا کہ میں آپکو دھمکی دے رہی ہوں،، سمجھا رہی ہوں آپکو کہ سدھر جائیں، اس سے پہلے کہ آپ کے دو نمبرز افسیرز کے اشتہارات ہر دیوار پر آپ کو آویزہ نظر آئیں اور دوسری بات بزنس کی فکر کرنا چھوڑ دیں، وہ میرے ماں اور مرحوم باپ کی محنت ہے اور اسکو دیکھنے کے لیے ابھی میں ہوں، بزنس آپکا کنسرن نہیں ہے، آپ کا کنسرن میری ماں ہے جن کے باعث آپ یہ شاندار زندگی گزار رہے ہیں"

لے آسرو بس تو ہی تو مالا نور مغل

اپنی طرف سے تمیز کا دامن تھا مے سنجیدگی سے مقابل کو سمجھاتے ساتھ ہی آخر میں جس طرح استہزائیہ مسکرائی۔ وہ نظر کو آگ لگانے کو کافی تھا۔ اس قدر تضحیک و ذلت پر جہاں نظر کا چہرہ دھواں دھواں ہو اوہیں ابلاج کے منہ سے اپنے افسیر زکاسن کروہ سکتے میں چلا گیا۔

اس نے جلتی شعلے بھڑکاتی نگاہوں کے سنگ زینے چڑھتی ابلاج کی پشت کو تکا اور سختی سے مٹھیوں بھینچتے جیب سے فون نہلاتے کوئی نمبر ملا یا۔

"کچھ کاغذات کو تیار کروانے کا کہا تھا، جتنی جلدی ممکن ہو سکے مجھ تک پہنچاؤ"

اپنے کمرے کی طرف بڑھتے "نظر کرمانی" نے اپنے ساتھی کو کڑا حکم دیا۔ اس دوران لبوں پر زہر خند مسکان بکھری جو بہت کچھ جلا کر راکھ کر دینے والی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ڈاکٹر کیسی ہیں میری مدر۔۔؟ کیا ہوا ہے انہیں۔۔؟ کوئی سیریس بات نہیں ہوگی یقیناً"

ابھی کچھ دیر پہلے ہی اس نے ڈاکٹر فردوس کو گھر بلوایا تھا کہ اپنی موجودگی میں ان کا چیک اپ کروا سکے اور اب کمرے کے باہر مسلسل بے چینی سے ٹہل رہی تھی جب ڈاکٹر فردوس کو کمرے سے باہر نکلتے دیکھ وہ ان کی جانب لپکی اور بے چینی سے مستفسر ہوئی۔

لے آسرو بس تو ہی تو مالا نور مغل

"زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے ابلا ج،، بدلتے موسم کے باعث وہ نمونیا کا شکار ہو گئی ہیں۔ میں آپ کو اینٹی بائیوٹکس کا مکمل کورس لکھ کر دے رہی ہوں۔ وہ دو باقاعدگی سے استعمال کریں اور احتیاطی تدابیر اپنائیں۔ انشاء اللہ اگر اللہ نے چاہا تو وہ بہت جلد صحت یاب ہو جائیں گی"

ڈاکٹر فردوس پیشہ ورانہ مسکراہٹ کے سنگ بولیں جس پر ابلا ج نے تشکر کا سانس فضا کے سپرد کیا اور ممنون نگاہوں کے سنگ ان کی جانب دیکھتی اندر کمرے کی جانب بڑھی۔

ابلا ج کے منظر سے ہٹتے ہی ڈاکٹر فردوس کے لبوں سے مسکراہٹ سمٹی اور آنکھوں میں نمی کی لکیر ابھری۔ ایک نظر کمرے کے اندر کا منظر دیکھا تو دل پسینہ ہوا۔ ابلا ج اپنی ماں کے ماتھے پر جھکی ان کا سر چومتی مسلسل ان سے سرگوشیوں میں باتیں کر رہی تھی جبکہ بتول اس کے بالوں کو سہلاتے دھیماسا مسکراتے ہوئے اس کو سن رہی تھیں۔

"ایم سوری ابلا ج،، ایم سوری"

وہ بے دردی سے اپنی آنکھوں کو گرگڑتے زیر لب بڑبڑائیں اور ایک نفرت میں ڈوبی نگاہ پلر کے پاس کھڑے "نظر کرمانی" پر ڈالتے تا عمر تک بھاری بوجھ اپنے کندھوں پر لیے وائٹ پیلس کی چوکھٹ پار کرتی چلی گئیں۔

لے آسرو بس تو ہی تو مالا نورمغل



_____ حال _____

وہ آنکھیں موندے ماضی کے دردناک جھڑکوں میں کھوئی ہوئی تھی جب اپنی کنپٹی پر نرم گرم لمس محسوس کیے وہ آنکھیں کھول گئی۔

وہیں دوسری جانب حیدر جو ابلاج کو وقت دینے کا سوچ بیٹھا تھا، کافی گھنٹے اس کو تنہا چھوڑنے کے بعد جب مزید برداشت نہ ہوا تو عشق کی کشش ثقل سے بندھا اس کے پاس کھینچتا چلا آیا اور اب اس کے پہلو میں بیٹھا تشنگی بھری نگاہوں کے سنگ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

غزالی آنکھوں نے بغور لائٹ براؤن آنکھوں میں جھانکا تو وہاں رقم افیت نے سختی کے خول میں مقید دل میں دراڑ ڈالی۔

ہوئی مدت کہ تیری دید کو ترسی آنکھیں

READERS CHOICE

ضبط جیسا بھی ہو، کون اتنا صبر کرتا ہے

اور تیرے ہاجر کے مارے ہوئے بیماروں پر

لے آسرو بس تو ہی تو مالا نورمغل

نسخہ لقمان بھی ہو، کہاں اثر کرتا ہے

حیدر کی پُر شکوہ آنکھیں جو پیغام اسے دے رہی تھیں۔ وہ اسے سمجھ کر بھی نظر انداز کیے جا رہی تھی۔ اس کی مسلسل بولتی نگاہوں سے عاجز آتے ابلا ج کے لب کچھ کہنے کو کپکانے لگے لیکن اس سے پہلے ہی وہ سختی سے اسے اپنے سینے میں بھینچے اس کے کندھے پر اپنا سر رکھے سسک پڑا۔

وہ اپنی جگہ ساکت ہوئی اور سر کو جھکائے اس کے سستے وجود کو بے یقینی سے دیکھنے لگی۔

"میں نہیں رہ سکتا آپ کے بغیر، آپ کی بے رخی مجھ سے برداشت نہیں ہو رہی، تکلیف ہو رہی ہے مجھے،، قسم لے لیں میں کبھی چھوڑ کر نہیں گیا تھا آپ کو، یہ حوصلہ نہ ہی پہلے تھا مجھ میں نہ ہی اب ہے، آپ کے ہجر نے مجھے آپ سے عشق کرنا سکھا دیا ہے۔ آپ سے دوری کی سوچ میرے لیے ایسی ہی ہے جیسے سانسوں کے بنا زندگی، آپ نہیں جانتی ہیں آپ کے بغیر یہ سال میں نے کس افیت میں نکالے ہیں، کرب میری رگوں میں بہنے لگا تھا لیکن آپ سے دوبارہ ملنے کی امید مجھے زندہ رکھے ہوئی تھی، میری بات پر یقین کیوں نہ آ رہا آپ کو۔؟ پلیزیوں مت کریں میرے ساتھ، معاف کر دیں مجھے"

حیدر کی آنکھوں سے بہتا گرم سیال ابلا ج کا کندھا بھگونے لگا تو اسکو یوں بچوں کی مانند خود سے لپٹ کر روتا دیکھ اسکی آنکھیں بھی سرخی پکڑنے لگیں۔

اسے دل میں تکلیف ہونے لگی۔

ایک لمحہ لگا تھا اسے فیصلے کرنے میں اور وہ کر چکی تھی۔

اپنے تکلیفوں کا بدلہ وہ اس سے نہیں لے سکتی تھی، کبھی نہیں لے سکتی تھی۔

وقت نے دونوں کے درمیان دوریاں ضرور قائم کی تھیں لیکن۔۔۔

وہ اپنے دل کا کیا کرتی جو دوریوں کے حدیں، فاصلوں کی مسافتیں اور جدائی کے صدمات ماننے کو تیار ہی نہیں تھا۔

تبھی تو دونوں کے دل آج بھی ایک ہی ڈور سے بندھے ہوئے تھے اور وہ یہ بات بخوبی سمجھ چکی تھی جب حیدر کی آنکھ سے بہتے ایک ایک آنسو نے اسکے دل پر ضرب لگائی تھی۔

"ج، حیدر پلیز ایسے مت کریں میرے ساتھ، مت روئیں، میرا دل بند ہو جائے گا، سیدھے ہو جائے پلیز"

وہ اسے کندھوں سے پیچھے کی جانب دھکیلتے روتی ہوئی بولی جس پر حیدر نے اپنا سر اس کے کندھے سے اٹھایا اور خاموشی سے یک ٹک اس کی آنکھوں میں دیکھے گیا۔

لے آسرو بس تو ہی تو مالا نور مغل

حیدر کی آنکھوں کے کنارے میں پھیلی سرخائی کو دیکھ وہ مزید دل برداشتہ ہونے لگی۔

"کیا آپ نے کبھی کسی عورت کے عشق میں روتا ہوا مرد دیکھا ہے۔۔؟"

لبوں کو دانتوں تلے کچلتے وہ نظروں کو جھکائے بھاری آواز میں بولا جس پر وہ دم بخود رہ گئی۔ آنسو بھری نگاہوں کے سنگ اسکی آنکھوں میں اپنے لیے موجود والہانہ چاہت کو دیکھنے لگی۔

اس دوران بہت سے آنسو گالوں پر بہہ نکلے جن کو مقابل نے اپنی انگلی کی پوروں سے چنتے ان آنسوؤں کا ذائقہ اپنی زبان پر محسوس کیا۔

"بتائیں ابلاج، میری بات کا جواب دیں۔۔۔" وہ بضد ہوا۔

"نہی، نہیں دیکھا۔۔" وہ آنکھوں کو جھپکتے اس سے نظریں چرائے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو ایک دوسرے میں جکڑتے بولی۔ اس کا پورا وجود ان دیکھی حدت سے کانپ رہا تھا۔

"آپ دیکھنا چاہتی ہیں۔۔؟ مجھے دیکھ لیں، آپ کو آپ کے عشق میں روتا ہوا نظر آؤں گا۔"

اس کا چہرہ دونوں ہتھیلیوں میں سموئے وہ اسے قریب کرتا دیوانگی سے بولا۔ ابلاج اسے دیکھ کر رہ گئی جو اس کے عشق میں دیوانگی کی حدوں کو چھو رہا تھا۔ ناجانے کیوں مگر اسے مزید رونا آنے لگا۔۔؟

لے آسرو بس تو ہی تو مالا نورمغل

"حیدر، پلیز بس کریں میرا دل بند ہو جائے گا، میں یہ سب کچھ برداشت نہیں کر پار ہی ہوں۔۔"

وہ التجائیہ لہجے میں بولتے ہی اپنا چہرہ دونوں ہتھیلیوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی جس پر جہاں حیدر جیسے کسی خواب سے جاگا وہیں فاتح بھی کسمایا اور اگلے ہی پل رونے لگا۔

